روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۵ - اخاء ۱۳۷۱ ہش، ۵ - اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غفلت چھوڑ دو - یہ گناہوں کی جڑھ ھے

صفاتِ الٰہیہ پر ایمان لانیکی کوشش کرو انسان اگر خدا کے علیم و خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑھ ہے ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر و مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

جھوٹ بولنے والا جھوٹ کو اپنا خدا بنا لیتا ہے پھر اس کا راستہ الگ خدا کا الگ

سچ کی تلقین کرنے والے لوگ ناجائز سختی سے بچوں میں جھوٹ پیدا کر دیتے ہیں

چھوٹی چھوٹی باتوں پر سختی کرنے والے باپ اور مائیں اپنے بچوں کو تباہ کر دیتے ہیں

خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۷ ظہور ۱۳۷۱ ہش (۷ اگست ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل ۔ لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ الودود نے سورۃ الفرقان کی آیات ۷۲، ۷۳ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

توحید کی طرف سفر کی ضروریات

"چند خطبات پہلے تبتّل الی اللہ کا مضمون بیان ہو رہا تھا اور میں نے یہ بیان کیا تھا کہ تبتّل الی اللہ کا توحید سے بہت گہرا تعلق ہے۔ انسان اُس وقت تک مؤحد نہیں بن سکتا اور حقیقت میں ایک خدا کی عبادت کرنے والا نہیں کہلا سکتا جب تک پہلے (کوئی معبود نہیں سوائے ...) کے مضمون کو سمجھ کر ہر جھوٹے خدا کا انکار نہ کر دے۔ پھر اس پر خدا کی وحدت کا رنگ جمتا ہے۔ اس کے بغیر انسان محض فرضی طور پر مؤحّد کہلاتا ہے حقیقت میں توحید کے فلسفہ اور اس کی رُوح سے نابلد رہتا ہے۔ یہ چونکہ ایسا مضمون ہے کہ جس کا ہر انسان سے روزمرّہ کی زندگی میں گہرا تعلق ہے۔ اس لئے محض فلسفیانہ بیان کافی نہیں ہے کیونکہ مختلف قسم کے انسان ہیں۔ ایک بات ایک ذہین اور تعلیمیافتہ انسان کو سمجھ آجاتی ہے لیکن ایک عام آدمی کو سمجھ نہیں آسکتی۔ اس لئے جہاں تک معارفِ قرآن کا تعلق ہے ان کا لُطف اٹھانے کے لئے بھی مزاج کی کچھ پاکیزگی اور لطافت ہونی ضروری ہے لیکن اُن پر عمل کرنے کے لئے اور زیادہ گہری لطافت اور گہری سوچ کی ضرورت ہے جس کو عام طور پر عوام الناس نہیں سمجھ سکتے یا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ صلاحیتیں عطا نہیں ہوتیں کہ ان باریک باتوں کو سمجھ سکیں مگر قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو ہر چھوٹے بڑے کے لئے ہے۔ اس میں نہایت لطیف مضامین بھی ہیں جو نہایت اعلیٰ درجہ کی سوچ اور فہم کا تقاضا کرتے ہیں اور سادہ اور کھلے کھلے مضامین بھی ہیں۔ اسی لئے اس کتاب کو چھپی ہوئی کتاب بھی فرمایا گیا۔ اور کھُلی کھُلی کتاب بھی فرمایا گیا۔ یہی حال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی خوبیوں کا ہے کہ ایک عام بالکل سادہ اَن پڑھ انسان جو دُنیا کے کسی بھی خطّے سے تعلق رکھتا ہو وہ آپؐ کی خوبیوں سے اس حد تک آگاہ ہو جاتا ہے کہ اس کا دل بے اختیار آپؐ کی محبت میں اچھلنے لگتا ہے لیکن یہ کہنا کہ میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے حُسن کو پالیا ہے اور پُورے عرفان کے ساتھ میں آپ پہ عاشق ہوا ہوں۔ یہ بہت بڑی بڑ ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو واقعۃً یقین عطا فرمائے۔

(-) قرآن کی طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم ایک کھلی کھلی کتاب بھی ہیں اور ایک چھپی ہوئی کتاب بھی ہیں۔ پس جب توحید کا مضمون بیان ہو تو اس کے پیچ در پیچ باریک معارف کا بیان بھی ضروری ہے اور ایسی کھلی باتیں بتانی بھی ضروری ہیں جو ہر سطح کے انسان کی سمجھ میں آسکیں اور وہ ان مضامین سے استفادہ کر سکے۔ پس میں نے آج کے خطبہ کے لئے یہ موضوع چُنا ہے کہ کون سی چیزیں ہیں جن سے تبتّل اختیار کیا جاتا ہے اور توحید کی سفر کے لئے کن کن چیزوں کا چھوڑنا ضروری ہے۔

تمام برائیوں کی جڑ

ان میں سے سب سے پہلے جھوٹ ہے۔ تمام برائیوں کی جڑ، سب سے بڑا وہ گناہ جو قرآن کریم کے نزدیک شرک کا درجہ رکھتا ہے اور جسے نجاست قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو دُنیا میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کو سچے بھی لاعلمی میں اختیار کر جاتے ہیں اور جس سے بچنے کے لئے بہت باریک در باریک نگاہ سے نیچے اترنا پڑتا ہے۔ پس اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں آج (اللہ نے چاہا تو) پوری کوشش کروں گا اور اگر آج یہ مضمون ختم نہ ہوا تو اگلے خطبہ میں اسی کو جاری رکھا جائے گا۔

قرآن کریم (صاحب ایمان) کی یہ شان بیان فرماتا ہے (-) جو شخص بھی توبہ کرے اور نیک عمل کرے (-) وہ توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جھکتا ہے۔ یہ وہی تبتّل کا مضمون ہے لیکن دوسرے لفظوں میں بیان ہوا ہے۔ تبتّل الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کے غیر کو چھوڑو اور خدا کی طرف دوڑو اور (توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف تیزی سے جھکنے) کا بھی بالکل وہی معنی ہے صرف دوسرے الفاظ میں اس مضمون کو موقع و محل کے مطابق بیان فرمایا گیا ہے اور اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے۔ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے تیزی سے جھکنا کس کو کہتے ہیں (-) یہ ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو جھوٹ کو دیکھنے بھی نہیں (اس کا) ایک مطلب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ ایک یہ ہے کہ اس پر نگاہ تک نہیں ڈالتے۔ اس قدر نکمہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے دُور بھاگتے ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کی تشریح آگے ہے کہ (۔) جھوٹ کی ادنیٰ قسموں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ لغو باتیں جھوٹ کی ایک قسم ہیں لیکن بہت ہی معمولی سی قسم ہیں تو جب وہ لغویات کی مجالس کو دیکھتے ہیں تو اس میں ان کو کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی (۔) عزت کے ساتھ، اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سچی توبہ کرنے والے ہیں اور یہ اللہ ہی کی طرف دوڑتے ہیں۔ پس جھوٹ سے بچنا اوّلیت رکھتا ہے۔ تبتّل اس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ خدا کی خاطر ہر دوسری چیز کو قربان کر دیں اور جھوٹ سے دامن نہ بچائیں تو باریک اصطلاح میں آپ مشرک ہی رہیں گے اور (کوئی معبود نہیں) کی وہ پہلی منزل ہی طے نہیں ہوگی جس کے ساتھ (سوائے اللہ کے) کا اثبات ہوتا ہے۔

عادتاً جھوٹ بولنے والے

اس ضمن میں جھوٹ کی بہت سی صورتیں، بہت سی قسمیں ہیں اُن سے متعلق مختصراً میں آپ کے سامنے ایک ایک پہلو بیان کروں گا۔ ایک ایسا انسان ہے جسے عادتاً روزمرّہ جھوٹ کی عادت ہوتی ہے یعنی روزمرّہ کی زندگی میں جھوٹ اس کی عادت بن جاتا ہے اور اُسے خیال بھی نہیں آتا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ سچ شاذ کے طور پر اُس کے منہ سے نکلتا ہے اور عام باتوں میں بیہودہ سرائی اور جھوٹ بولنا زندگی کا ایک روزمرّہ کا مشغلہ بن جاتا ہے۔ یہ ایسا شخص ہے جو غفلت کی حالت میں زندگی گزارتا ہے۔ اسے جھوٹ سے نکالنا سب سے مشکل کام ہے۔ جن بُری چیزوں کی عادت پڑ جائے اپنی نگاہ اُن سے غافل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بیماریاں بھی جب مزمن ہو جائیں تو انسانی جسم بیماریاں ہونے کے باوجود ان سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) قادیان کے ایک سادہ مزاج انسان کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس کو بچپن سے عادت پڑی ہوئی تھی کہ ارادۃً نہیں مگر بے خیالی میں گالیاں دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الاوّل) نے اُسے اپنے پاس بلایا اور کہا: دیکھو! مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم گالیاں بہت دیتے ہو تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم ویسے نیک انسان ہو۔ اپنی زبان بھی صاف کرو تو اس نے بہت گالیاں دیں اس جھوٹے کو جس نے یہ جھوٹ اس کی طرف منسوب کیا تھا۔ اس نے کہا؛ وہ بدبخت، وہ بدنصیب، وہ یہ اور وہ فلاں اور فلاں۔ بہت جھوٹ بولتا ہے جب کہتا ہے کہ میں گالیاں دیتا ہوں آپ کو کسی خبیث نے جھوٹی اطلاع دی ہے تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الاوّل) سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا، ٹھیک ہے تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم اس چیز سے بالا ہو تو بعض عادتیں ایسی قبضہ کر جاتی ہیں کہ انسان کی اپنی نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں جو اُن عادتوں کو پالنے والا ہے اور جس کے اندر وہ جنم لے رہی ہوتی ہیں۔ پس جھوٹ جب یہ صورت اختیار کر جائے تو وہ سب سے خوفناک بیماری ہے جس سے کسی کو نکالنا بہت مشکل ہے۔

میں نے بھی اپنے روزمرّہ کے تجربوں میں دیکھا ہے۔ کئی فریق ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ اُن کے جھگڑے آتے ہیں تو جس شخص کو جھوٹ کی عادت ہو اُسے یہ سمجھانا مشکل ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور بعض اتنے عادی جھوٹے ہیں کہ اگر ان کو کہا جائے کہ جھوٹ بولتے ہو تو وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اور جو کچھ چاہو کہو لیکن مجھے آئندہ کبھی جھوٹا نہ کہنا۔ یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ جو جھوٹ ہے یہ ہماری زندگی کی ایک دوسری سرشت بن چکا ہے۔ اپنے ملک میں جا کر دیکھیں کہ سیاست جھوٹی، تجارت جھوٹی (۔) زندگی کا کوئی شعبہ نہیں ہے جہاں جھوٹ جاری نہ ہو۔ روزمرّہ کے تعلقات جھوٹے۔ ایک دوسرے سے محبت کے تذکرے جھوٹے۔ ہر بات بناوٹ اور جھوٹ پر مبنی ہے اور اسی وجہ سے قوم کو سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کتنے بیمار ہو چکے ہیں تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم جھوٹ نہیں چھوڑتے تو تمہاری توبہ ہی قبول نہیں ہو سکتی اور سچی توبہ کرنے والا تو وہ ہے جو جھوٹ کے ثانوی درجوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے تیسرے چوتھے، پانچویں درجے کو بھی چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ لغویات براہِ راست جھوٹ نہیں ہے لیکن جھوٹ کی ایک قسم ہے تو وہ اُس سے بھی اعراض کرتا ہے اور لغو مجلس کو دیکھتا ہے تو منہ موڑ کر عزت کے ساتھ اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے نکل جاتا ہے۔ پس ایک یہ جھوٹ ہے۔

دوسرا جھوٹ وہ ہے جو ضرورت کے وقت بولا جاتا ہے۔ اس جھوٹ میں لالچ کے نتیجہ میں بھی انسان ملوث ہو جاتا ہے اور کسی خوف کے نتیجہ میں بھی انسان ملوث ہو جاتا ہے اور یہ اس مضمون کے بالکل برعکس ہے کہ (۔) (صاحبِ ایمان) وہ ہیں جن کو خوف ہو تب بھی وہ رب ہی کو پکارتے ہیں اور کوئی چیز پانے کی حرص ہو تب بھی اپنے رب ہی کو پکارتے ہیں۔ یہ ایک بہت اعلیٰ پہچان ہے اور بڑی قطعی پہچان ہے کہ کوئی انسان مُوحّد ہے یا توحید سے ہٹا ہوا ہے۔

جب حرص کا موقع پیدا ہو تو اگر اس کا خیال اپنے رب کی طرف جائے اور وہ ہر ایسی چیز سے صرفِ نظر کر لے خواہ کیسی ہی اس کی تمنّا ہو جو خدا کے علاوہ کسی اور دَر سے ملتی ہو، جو خدا کو چھوڑ کر نصیب ہوتی ہو تو یہ ایک مُوحّد کی شان ہے اور جب خوف کا وقت آئے تو اگر اللہ کا خیال پہلے آیا ہے اور اسی کی طرف انسان جُھکا ہے تو وہ مُوحّد ہے۔ لیکن خوف کے وقت اگر یہ خیالات دماغ میں کروٹیں لینے لگتے ہیں کہ اس خطرہ سے میں کیسے بچوں گا۔ کیا جھوٹا بہانہ بناؤں۔ کیا کیا سازشیں کروں۔ کس کا دامن پکڑوں۔ کس سے سفارش کرواؤں تو یہ سارے ایک مشرکانہ طریق ہیں جن کا توحید سے تعلق نہیں ہے۔

روزمرّہ زندگی میں جھوٹ

اب اِس مضمون کو بھی آپ دیکھیں تو روزمرّہ کی زندگی میں انسانی معاشرہ میں یہ جھوٹ بھی پوری طرح چھایا ہُوا ہے۔ یعنی جھوٹ کی اس قسم میں بھی بڑے چھوٹے، اچھے بُرے سارے ملوث دکھائی دیتے ہیں۔ یہانتک کہ بعض احمدی نوجوانوں کے متعلق بھی یہ دیکھ کر سخت تکلیف پہنچتی ہے کہ روزمرّہ کی زندگی میں تو سچ بولتے ہیں لیکن اگر کہیں اپنا مطلب پیش آجائے۔ چاہے اسائلم لینا ہو یا کسی خطرے سے، کسی بدی سے بچنا ہو تو پہلے دماغ میں جھوٹ کی ترکیب آتی ہے کہ اچھا ہم یہ کرتے ہیں کہ پاسپورٹ گما دیتے ہیں اور جا کر کہیں گے کہ گم گیا تھا اور یہ کہہ دیں گے کہ ہم جرمنی سے نہیں آئے، ہم تو سیدھا پاکستان سے آرہے ہیں۔ اگر جرمنی سے آئیں گے تو دوسرے ملک والے کہہ دیں گے کہ تم پہلے جرمنی پہنچے تھے تو ان کا کام ہے کہ تمہیں اسائلم دیں یا نہ دیں۔ اب ہمارے پاس کیا کرنے آئے ہو یا انگلستان آئے اور کسی اور جگہ پہنچے اور جا کر یہ بیان دے دیا کہ ہم تو سیدھا پاکستان سے آرہے ہیں۔ یہ ساری باتیں جھوٹ ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو رب بنانے والی بات ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔) کہ وہ لوگ جو خدا کو رب کہتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ پھر کسی اور رب کی طرف نہیں جھکتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم خوف نہ کرو۔ تم غم نہ کرو۔ تم نے ٹھیک دامن پکڑا ہے۔ وہی رب ہے اور وہی ربِّ اعلیٰ ہے اور وہی تمہاری ربوبیت کے سارے سامان کرے گا۔ لیکن جب ایک انسان خدا کو چھوڑ کر جھوٹ کا دامن پکڑ لیتا ہے تو عملاً وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ہمارا رب جھوٹ ہے اور اس جھوٹے خدا کے ذریعہ ہمیں مشکلات سے نجات ملے گی۔ تب اس کا رستہ الگ اور خدا کا رستہ الگ۔ پھر اگر مصیبتوں میں پڑتا ہے تو وہ مصیبتیں بھی ابتلاء نہیں بلکہ ہلاکت کی مصیبتیں ہیں۔ اگر اسے رزق بھی مل جاتا ہے تو وہ ایک بد اور بد بنانے والا رزق ہے۔ اس کا شیطان سے تعلق ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں تو کیوں اپنی زندگی کو تباہ کرتے ہیں۔ ایک جگہ جھوٹا سجدہ کر دیں تو بعض دفعہ انسان ساری زندگی کے لئے توحید سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس جھوٹ کی عبادت کرنا بہت ہی خطرناک شرک ہے۔ ہر قدم اس سے بچنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر جب آزمائشوں کے دروازے سامنے کھڑے ہوں جن سے آپ چابی لگا کر ہی گزر سکتے ہیں۔ اس وقت اگر آپ توحید کا دامن پکڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ چابی عطا فرمائے گا جس سے آپ کی مشکلات کے دروازے کُھل جائیں گے اور اگر آپ جھوٹ کا دامن پکڑیں گے تو ان دروازوں کو توڑ کر جس جنت میں جانا چاہتے ہیں اس جنت کی بجائے وہی دروازہ جہنّم کی طرف لے جائے گا۔ اسی لئے ضرورت کے وقت ایک انسان کی آزمائش ہُوا کرتی ہے اور اسی کا نام استقامت ہے۔ عام حالات میں سچ بولنا، اس کا استقامت سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سچائی فطرت کا حصّہ ہے سچائی کے بغیر انسان اپنے فطری تقاضے پورے نہیں کرتا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ یہ مضمون سمجھایا تھا کہ سارے جانوروں کی دُنیا میں سچ ہی سچ ہے۔ کوئی جانور جھوٹ نہیں بولتا اور جانور کے جھوٹ نہ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اداؤں، اس کی حرکتوں، اُس کے ردِّعمل سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس بے چارے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے انسان ہے جس نے جھوٹ سیکھا ہے اور انسان ہی ہے جس کو خصوصیت سے یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جھوٹ سے بچو۔ اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان جب جھوٹ بولتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ کسی اور کو رب سمجھے اُس کے جھوٹ کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ کسی اَور کو اپنا بچانے والا سمجھے تب جھوٹ بولتا ہے اور یہ جو ثنویت کا فیصلہ ہے اس کو پہچانتا نہیں ہے۔ وہ اس کو چالاکی سمجھتا ہے۔ کہتا ہے خوب رہی میں نے بھی ایسی چالاکی کی کہ اگلے کو پتہ نہیں لگنے دیا کہ میں کہاں سے آیا تھا لیکن یہ بھول گیا کہ اس چالاکی میں وہ خدا کا رستہ چھوڑ گیا ہے۔ عجیب بے وقوفوں والی چالاکی ہے کہ ایک ایسی منزل پالی جو بالکل عارضی اور بے حقیقت اور بے معنی ہے اور ایک مستقل ٹھکانے کو قربان کر دیا۔ پس ہر وہ ابتلاء جس میں انسان کے سچ کی آزمائش ہو اور خواہ کچھ بھی ہو جس میں سچ پر ثابت قدم رہنا اور اس پر قائم ہو جانا ہو اس کا نام توحید ہے اور تبتّل کی یہ ایک قسم ہے۔

پس جب ہم کہتے ہیں کہ تبتّل اختیار کرو اور اللہ کی طرف دوڑو تو مراد یہی ہے کہ ہر وہ چیز چھوڑ دو جو خدا سے دُور لے جانے والی ہے تو قرآن کریم نے کتنا سادہ اور صاف مضمون بیان فرما دیا ہے اس میں کوئی باریک در باریک فلسفے نہیں ہیں۔ (۔) جو بھی چاہتا ہے کہ توبہ کرے۔ جو بھی توبہ کرتا ہے اور نیک اعمال اختیار کرتا ہے (۔) تو اس کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں ہے کہ وہ اللہ کی طرف جھکے اور اسی کی طرف تمام تر جھک جائے تو تبتّل کے کتنے صاف پاکیزہ معنی قرآن کریم نے کھول کھول کر بیان فرما دیئے کہ جھوٹ نہ بولا کرو۔ توبہ کرنی ہے تو جھوٹ کے ساتھ گزارا نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ کی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کو بھی ترک کر دو۔

لغو باتوں میں مجلس کا دل جیتنے کے لئے جھوٹ

ادنیٰ چیزوں میں جہاں لغو بیان فرمایا گیا ہے اس میں ہمیں جو چیز ظاہر طور پر دکھائی دیتی ہے وہ گپ شپ ہے۔ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ گپ مار دی جائے تو وہ جھوٹ نہیں ہے اور لغو مجالس میں گپیں خوب چلتی ہیں۔ بعض دفعہ لوگ ایک دوسرے سے گپیں مارنے کے مقابلے کرتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں وہ اپنی طرف سے ہر دلعزیز بنتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک واقعہ سناتے ہیں اور اس واقعہ میں مزا کوئی نہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس واقعہ میں مزا پیدا کرنے کے لئے اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ نمک مرچ لگانا ضروری ہے۔ یہ بظاہر ذاتی منفعت کے لئے نہیں ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسا جھوٹ نہیں ہے۔ یہ تو میں نے مجلس کا دل لگانے کی خاطر کیا۔ لیکن اگر باریک نظر سے دیکھیں تو اس میں ذاتی منفعت ہی کارفرما ہوتی ہے۔ ایک شخص جب ایسی بات کرے جس میں لذت پیدا نہ ہو تو وہ نفسیاتی لحاظ سے الجھن محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا وہ رُعب قائم نہیں ہوا۔ میں نے مجلس کے دل نہیں جیتے۔ اس لئے سچ سے نہیں جیتے جا سکے تو جھوٹ سے سہی۔ وہ پھر غلط بات کا اضافہ کر دیتا ہے۔ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے متعلق جو باتیں بیان کرتے ہیں ان کا یہی مقصد ہوا کرتا ہے کہ آباؤ اجداد میں خوبیاں نہ ہوں تو ہم بنا لیتے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ ان کی بڑائی ہماری طرف بھی منتقل ہو تو ہر جھوٹ کا ایک مقصد ہے اور بے مقصد کوئی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ لغو باتیں جھوٹ کا عنصر رکھتی ہیں اور لغو باتوں میں ایک ذاتی منفعت کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے اور انسان چالاکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ ہوشیار زیادہ چالاک بن کر لوگوں پر ظاہر ہونا چاہتا ہے۔

جھوٹ کی ایک قسم۔ بہانے بنانا

جھوٹ کی ایک قسم بہانے بنانا ہے اور یہ بھی روزمرّہ کی زندگی میں ملتی ہے اور بسا اوقات انسان کو جو سچ بولنے والا بھی ہو اس کو بھی محسوس نہیں ہوتا کہ میرا پہلا ردّعمل کیا ہے۔ ایک شخص کسی ایسی حرکت میں پکڑا جاتا ہے جس سے اس کو خجالت ہوتی ہے۔ شرمندگی ہوتی ہے اور اس کا نفس فوری طور پر اس کے سامنے عُذر گھڑ کر پیش کر دیتا ہے کہ یہ کہہ دو۔ اس طرح اس کی توجیہہ کر دو۔ ایک غلطی ہو گئی۔ معمولی سی غلطی ہے اس کی کوئی سزا نہیں ملنی لیکن انسان کا نفس اپنی عزت کا اتنا تحفظ کرتا ہے کہ جھوٹے بہانے کے ذریعہ بھی تحفظ حاصل ہو تو وہ ضرور دے گا۔ چنانچہ ایک غلطی ہوئی اور فوراً دل نے بہانہ گھڑ لیا۔ انسان کا نفس اتنا بہانہ جُو ہے کہ اگر آپ روزمرّہ کی باتوں میں غور کریں کہ کس موقع پر آپ نے کیا بات کیوں کہی تھی۔ تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ لاعلمی میں آپ جھوٹے بہانے بناتے رہتے ہیں۔ کاموں کے دوران انتظامی معاملات میں بسا اوقات میں نے دیکھا ہے کہ کسی سے پوچھا جائے کہ میاں یہ کام یوں کیوں ہو گیا ہے تو اس کا پہلا ردّعمل بہانہ بنانے کا ہوتا ہے۔ بہت کم ایسے صاف گو ہیں جن کو اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ میری غلطی میری طرف منسوب ہو گی اور اس سے بچنے کا میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اس کے باوجود وہ کھل کر صاف کہتے ہیں کہ ہاں یہ ہماری غلطی ہے مگر روزمرہ کی زندگی میں انسان بہانے بہت بناتا ہے اور بہانہ بنانا پھر رفتہ رفتہ اچھل کر کھلے کھلے جھوٹوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت جو جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں وہ سب بہانہ جُو ہوتے ہیں۔ کون ایسا شخص ضرورت کے وقت جھوٹ نہیں بولتا جس کو بہانے بنانے کی عادت نہ ہو۔ وہ شخص جو بہانوں سے پاک ہے اس کے لئے جھوٹ کی جڑیں ہی نہیں ہیں۔ انسانی فطرت میں جھوٹ کی جڑیں ہوا کرتی ہیں جو عام طور پر دکھائی نہیں دیتیں۔ جو جھوٹ باہر دکھائی دیتا ہے اس کی جڑیں اندر بھی ضرور ہیں۔ ان جڑوں کو تلاش کریں تو پھر آپ کو باہر کے جھوٹ سے بچنے کے ذرائع میسر آسکتے ہیں چنانچہ اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے میری نظر بچوں تک پہنچی اور مجھے اندازہ ہوا کہ کیوں بعض ماں باپ آئندہ کے لئے جھوٹی نسلیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں حالانکہ وہ سچ کی تلقین کرنے والے لوگ ہیں اور مزاج کے سخت بھی ہوا کرتے ہیں۔ غلطیاں برداشت بھی نہیں کرتے اس کے باوجود ان کے بچے جھوٹے بن جاتے ہیں تو ایسے بعض بچوں کے حالات پر، ایسے خاندانوں پر نظر رکھ کر مجھے یہ معلوم ہوا کہ حقیقت یہ ہے کہ بچوں پر ناجائز سختی جھوٹ پیدا کرتی ہے۔ اگر ایک بچے کو روزمرّہ یہ پتہ ہو کہ مجھ سے پلیٹ ٹوٹ جائے گی تو جوتیاں پڑیں گی۔ مجھ سے فلاں چیز غلط ہوئی تو گالیاں پڑیں گی۔ مار پڑے گی۔ مجھے ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ وہ ہر وقت دل میں بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے۔ ذرا اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھیں کہ میں تم نے کیا کیا تو وہ فوراً کوئی بہانہ بنا دے گا۔ پس بظاہر ماں باپ سچے ہیں۔ بظاہر ماں باپ غلطیوں کی سرزنش کرنے والے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہم بہت ہی نیک اور پاک اولاد پیدا کر رہے ہیں لیکن یہ کوشش عملاً جھوٹی اولاد پیدا کرنے پر منتج ہو جاتی ہے۔ جس قسم کی عمر ہے اس قسم کا سلوک ہونا چاہیئے۔ اگر چھوٹی عمر میں آپ کو اتنی سختیاں کرنے کا حق ہے، اگر اللہ تعالیٰ آپ کو (اپنے احکامات) کا مکلف بنا دیتا تو آپ میں سے کون ہے جو عذاب سے بچ سکتا۔ تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے سات سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کے لئے ہدایت دینے کی بھی ہدایت نہیں فرمائی۔ فرمایا سات سال کا ہو جائے تو پھر پیار اور محبت سے اس کو سمجھاؤ اور شامل ہو جائے تو ہو جائے، نہ شامل ہو تو نہ ہو۔ دس سال تک اس سے یہ سلوک کرو۔ یہاں تک کہ اُس کے دل میں نماز کا تعلق راسخ ہو جائے۔ تب پھر اس پر کچھ تھوڑی بہت سختی شروع کرو اور ۱۲ سال کے بعد جب وہ بلوغت کو پہنچتا ہے تو اس کے بعد پھر اس کا معاملہ اور خدا کا معاملہ، تم بیچ سے ہٹ جاؤ۔ اس نصیحت میں گہری حکمتیں ہیں۔ وہ لوگ جو بچوں پر چھوٹی باتوں پر سختی کرتے ہیں حالانکہ نماز کا ترک سب سے بڑی بات ہے۔ اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے بہت ہی محدود عمر کے زمانے میں محدود پیمانے پر سختی کی ہدایت فرمائی ہے۔ ایسے لوگ، باپ ہوں یا مائیں وہ اپنے بچوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور میں نے بعض ایسے نوجوان دیکھے ہیں، نوجوان کیا بڑی عمر کے بھی دیکھے ہیں کہ ان کے بچپن کی ساری تصویر اُن کے اِس رجحان سے نظر آجاتی ہے کوئی بات پوچھیں کہ کیوں جی یہ کیا ہوا؟ تو ایک دم ان کی طبیعت میں خوف پیدا ہوتا ہے اور فوراً بہانہ بنانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ان بیچاروں کے دردناک بچپن کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ اپنے گھروں میں بیچاروں پر کیا گزری ہو گی۔ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر ماں باپ نے لعن طعن کی ہو گی۔ یہاں تک کہ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ پس پہلے بہانے بنتے ہیں، پھر جھوٹ اور بہانے انسان کی نظر سے بعض دفعہ ایسے مخفی رہتے ہیں کہ اس کو پتہ نہیں لگتا کہ یہ بہانے کب جھوٹ کے بچے پیدا کر دیں گے۔ جس طرح اندھیروں میں بعض دفعہ سُونڈیاں پلتی ہیں اور وہ پھر کچھ عرصہ پرورش پانے کے بعد تتلیوں میں بھی تبدیل ہو جایا کرتی ہیں۔ تتلیاں تو پَر کے ساتھ اڑتی ہیں مگر جھوٹ کی سونڈیاں بے پَر کے اُڑتی ہیں اور ساری سوسائٹی میں نفرتیں اور گندگیاں پھیلا دیتی ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ جھوٹے ہوں اور خدا سے تعلق قائم ہو جائے۔ جھوٹے کا جھوٹ سے تعلق قائم ہو گا۔ اسی لئے جھوٹوں کی خوابوں کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔ جب کوئی خواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُناتا ہے تو میری ہمیشہ اس بات پر نظر ہوتی ہے کہ اس کا مزاج کیسا ہے۔ اگر وہ سچا اور صاف آدمی ہے تو اس کی خواب کو میں بہت عظمت دیتا ہوں خواہ وہ سادہ سی خواب ہو لیکن اس میں بسا اوقات بڑے گہرے پیغام مل جاتے ہیں مگر جس کی روزمرہ کی زندگی کی عادت جھوٹ بولنا اور لغویات میں زندگی بسر کرنا ہے اس کو خواب بھی آئے گی تو نفس کی (۔) ہے۔ اس کا خدا تعالیٰ سے شاذ کے طور پر تعلق ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی جھوٹے کو سچی خواب نہیں آ سکتی لیکن شاذ کے طور پر ایسا ہوتا ہے۔ اکثر جھوٹے کو جھوٹی خوابیں ہی آتی ہیں اور اکثر سچوں کو سچی خوابیں ہی آتی ہیں تو اس لئے تعلق باللہ کے لئے جھوٹ سے تبتّل اختیار کرنا ضروری ہے۔ تب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو گا۔

رشتوں میں سچائی سے کام لینے والے کامیاب رہتے ہیں

کچھ جھوٹ ایسے ہیں جو اپنے ذاتی دفاع کے لئے نہیں بلکہ منفعتوں کے لئے بولے جاتے ہیں جیسا کہ میں نے مثال دی تھی۔ کسی جگہ کوئی فائدہ پیشِ نظر ہو اور سچ سے کام نہ بنتا ہو تو عام آدمی بلا تکلّف جھوٹ سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ جھوٹ کی یہ جو قسم ہے یہ بعض دفعہ انسانی زندگی میں بہت دُور تک تلخیاں گھول دیتی ہے۔ خاص طور پر جب بیاہ شادی کا معاملہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے بیاہ شادی کے موقع پر یعنی نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں قولِ سدید اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ قولِ سدید کا مطلب یہ نہیں کہ سچ بولو۔ قولِ سدید کا مطلب ہے کہ ایسا سچ بولو کہ اُس سے کسی غلط فہمی کا کوئی امکان نہ رہے۔ بعض دفعہ انسان سچ بولتا ہے لیکن سچ کے باوجود بھی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض باتوں کو چھپا لیتا ہے اور ان کا ذکر ہی نہیں کرتا لیکن جو قولِ سدید ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اُس چیز کا ذکر کرو جس کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ کوئی غلط تأثر نہ پیدا ہو۔ میں نے بیاہ شادی کے جھگڑوں میں اکثر دیکھا ہے کہ قولِ سدید کی کمی سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے اور اس کے بعد پھر وہ لوگ ہیں جو سراسر جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ ان کے بیاہ شادی کے جو معاملات ہیں وہ تو شروع سے ہی شیطانی تعلقات سے پیدا ہونے والے ہیں اور اُن سے کسی خیر کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ بعض مائیں ہیں۔ وہ اپنے بیٹے کے لئے رشتہ ڈھونڈنے نکلتی ہیں تو خواہ وہ دو کوڑی کمانے والا نہ ہو اُس کے متعلق ایسی جھوٹی باتیں بناتی ہیں کہ وہ فلاں جگہ دس ہزار لے رہا ہے اور یہ عزت ہے اور یہ خاندان ہے۔ بعض دفعہ ایک لڑکے کی بات کرتی ہیں اور شادی دوسرے لڑکے کی کر دیتی ہیں۔ بعض دفعہ بات ایک لڑکی کی ہو رہی ہے اور شادی دوسری لڑکی کی ہو رہی ہے۔ جھوٹ، مکر، فریب، غلاظتیں ایسا ذلیل معاشرہ پیدا کرتی ہیں کہ اس کی طرف دیکھنے سے کراہت آتی ہے اور پھر یہ وہ لوگ ہیں جو (بہت کم سہی لیکن ہیں) احمدی کہلانے میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے مکر اور فریب اور دجل کے ذریعہ تعلقات قائم کر کے پھر جب ان کی توقعات پوری نہیں ہوتیں تو طعنے دیتے ہوئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ جی احمدی ہیں۔ دیکھ لو۔ مجھے بھی طعنے دیتے ہیں کہ فلاں جگہ ہم نے احمدی سمجھ کر شادی کی اور ایسا نکلا۔ بعض دفعہ مجھے ان کو بتانا پڑتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ نے ہرگز احمدی سمجھ کر شادی نہیں کی تھی۔ احمدی سمجھ کر نیک خیال کرتے ہوئے نہیں کی۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ نے فلاں لالچ میں کی اور فلاں لالچ میں کی اور فلاں لالچ میں کی۔ اب وہ لالچ اُلٹی پڑ گئی ہے تو اپنے آپ کو کوسنے کی بجائے آپ احمدیت کو کوسنے لگ گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھ پر ذمہ داری ڈال دیں کہ اب میں آپ کی غلطیوں کا خمیازہ خود بھگتوں یا جماعت بھگتے۔ آپ کو کسی طرح اس مصیبت سے نجات ملے تو بیاہ شادی کے جھگڑے جب مجھ تک پہنچتے ہیں تو جب بھی ان کا باریک نظر سے تجزیہ کیا جائے تو (سوائے اس کے کہ اللہ چاہے) اس میں ضرور جھوٹ کی گندگی ملی ہوئی ہوتی ہے یا قولِ سدید سے انحراف تو ضرور ہوتا ہے۔ قولِ سدید کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ایک لڑکا بیمار ہے لیکن اس کی بیماری نظر نہیں آ رہی تو یہ کافی نہیں ہے کہ انہوں نے پوچھا نہیں اس لئے ہم نے بتایا نہیں۔ قولِ سدید کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی بیٹی لینے جا رہے ہو وہ پوچھے یا نہ پوچھے اُس کو بتاؤ کہ اس بیٹے میں یہ نقص ہے اور اسی طرح قولِ سدید کا تقاضا ہے کہ بیٹی میں مخفی نقص ہیں تو اُس کے ہونے والے خاوند پر یا اُس کے رشتہ داروں پر بات کھول کر وضاحت کر دی جائے کہ یہ اُس میں نقائص ہیں۔ آپ اُس کو دیکھ لیں اس کے باوجود قبول کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ جو لوگ قولِ سدید سے کام لیں ان کی شادیاں خدا کے فضل سے ہمیشہ کامیاب رہتی ہیں اور بعض ایسے جوڑوں کو میں جانتا ہوں جن پر ایک دوسرے کے عیوب خوب کھول دیئے گئے تھے اس کے باوجود انہوں نے قبول کیا ہے اور خدا کے فضل سے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا جوڑ پیدا ہوا اور نہایت پاکیزہ ماحول پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ یہاں ہمارے مغرب کے معاشرہ میں بعض بچیاں بیچاری ایسی ہیں کہ وہ کئی قسم کی گندگیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں کسی باہر سے آنے والے نے کسی سے شادی کی خواہش کی تو ان کی طرف سے بتا دیا گیا کہ یہ یہ کمزوریاں ہم سے ہو چکی ہیں۔ آگے تمہاری مرضی ہے شادی کرتی ہے تو کرو۔ چنانچہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو اُن سے میں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ جو گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تو ایک طرف تم (۔) کے حُسن کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہو اور دوسری طرف ایک ایسا ہی شخص بڑی صاف گوئی کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ اپنی سابقہ زندگی تمہیں صرف اس لئے بتا رہا ہے کہ تمہیں دھوکہ نہ ہو اور پھر تم منہ بنا کر دوسری طرف چل پڑو گے تو یہ تو جائز بات نہیں۔ چنانچہ بعض احمدی لڑکوں کے متعلق میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ انہوں نے اس بات کو سُنا۔ میں نے کہا کہ یہ فیصلہ کر دو کہ یہ بچی اب نیک ہے کہ نہیں۔ جو ہو چکا ہو چکا اور تمہیں اس سے تعلق قائم کرتے ہوئے کوئی انقباض تو نہیں ہو گا۔ تم اس کے حقوق تو ادا کر سکو گے کہ نہیں کر سکو گے۔ اس کے بعد بے شک شادی کرو۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے وہ شادیاں ہوئیں اور بہت ہی کامیاب اور بہت ہی پاکیزہ معاشرہ قائم ہوا ہے۔ لیکن جہاں چھپایا جاتا ہے وہاں بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور بعض دفعہ اس وقت چھپایا جاتا ہے جب کہ چھپانے کا حکم نہیں ہے اور اس وقت نہیں چھپایا جاتا جب چھپانے کا حکم ہے۔

ہر جگہ اپنی بُرائی کا اظہار سچ نہیں

سچ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر جگہ اپنی برائیوں کو آپ خود اچھالتے پھریں۔ یہ بھی گناہ ہے۔ مگر قولِ سدید کے تعلق میں جہاں سودے ہو رہے ہوں، جہاں رشتے طے ہو رہے ہوں وہاں ضرور آپ پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ اس کمزوری کو ضرور ظاہر کریں جس کمزوری کے علم کے بعد ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس نے آپ سے سودا کرنا ہے کہ نہیں کرنا۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے شخص پر بھی لعنت ڈالی جو گندم کی ڈھیری کے اوپر خشک گندم رکھ دیتا ہو لیکن وہ اندر سے گیلی ہو۔ چنانچہ عربوں میں دستور تھا کہ وہ گہرا ہاتھ ڈال کر دیکھا کرتے تھے کہ جیسے دانے باہر ہیں ویسے اندر بھی ہیں کہ نہیں اور پنجاب میں تو اب بھی عام رواج ہے کہ چاولوں کی ڈھیری ہو یا گندم کی جو سمجھدار بیوپاری لوگ ہیں وہ بعض جگہوں سے گہرا سوراخ کر کے یا کوئی پیمانہ اندر پھینک کر اندر کا دانہ نکال کر دیکھتے ہیں تو جہاں سودے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت یہ ہے کہ خود اپنے اندر کے دانے نکال کر دکھاؤ اور یہ بات معیوب نہیں بلکہ آپ پر فرض ہے لیکن عام حالات میں اگر انسان اُن باتوں کو ظاہر کرے جن سے خدا تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہو اور ایسے لوگوں پر ظاہر کرے جن پر ظاہر کرنا اس کے لئے فرض نہیں ہے تو یہ نیکی نہیں بلکہ گناہ بن جاتا ہے۔ مختلف توازن اور مختلف پہلوؤں کا اتنا حسین امتزاج ہے کہ (۔) بہت ہی حسین توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جہاں ایک طرف یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ جب بیاہ شادی کے مواقع ہوں یا تجارت کے مواقع ہوں وہاں خود متعلقہ کمزوریوں کو نکال کر باہر پیش کیا کرو۔ اور یہ سچائی ہے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خود آنحضورؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ میری ساری اُمت قابلِ بخشش ہے سوائے ان کے جو مجاہر یعنی ہر بات کو، اپنی ہر بدی کو ظاہر کرنے والے اور ستاری نہ کرنے والے ہیں۔ یہ بات ستاری نہ کرنے کے مترادف ہے کہ انسان رات کو کوئی کام کرے اور پھر صبح ہوتے پر وہ خود دوسروں کو بتاتا پھرے۔ پس وہ لوگ جو گناہ کرتے ہیں اور خود اپنے گناہوں سے پردے اٹھاتے ہیں۔ اُن کے اوپر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے لعنت ڈالی ہے۔ ان کو خطرناک مجرم قرار دیا ہے۔ پس ان دو باتوں کو ملا کر غلط نتیجے نہ نکالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب میاں بیوی کی شادیاں ہو جائیں تو اس کے بعد میاں کا یا بیوی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ پرانی باتیں جن پر خدا تعالیٰ نے پردے ڈالے ہوئے ہیں وہ ان کو ایک دوسرے پر کھولیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہے جس کے متعلق خطرہ ہے کہ وہ بعد میں ظاہر ہو گی اور پھر تعلقات تلخ ہوں گے تو اس کے متعلق عقل کا بھی تقاضا یہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم بھی یہی کہتی ہے کہ پہلے ہی بات کھول دو لیکن بعض ایسے جہلاء ہیں جو اپنی اچھی بھلی شادی کو اپنے ہاتھوں سے بالکل برباد کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آجکل ہی ایک معاملہ میرے سامنے ہے کہ ایک سادہ مزاج بیچاری بیوی جس کی زندگی اپنے خاوند سے بہت اچھی گزر رہی تھی اور وہ ایسے معاشرے کی ہے جس معاشرہ میں برائیاں اس طرح کی ہیں کہ وہاں بعض غلطیاں سرزد ہونا روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ پتہ نہیں اس بیچاری کو کیا خیال آیا کہ میں اور سچی بنوں اور ایک دن اپنے میاں کے سامنے اپنی وہ پرانی باتیں بیان کر دیں جو خدا تعالیٰ نے مخفی رکھی ہوئی تھیں۔ اس دن کے بعد پھر وہ میاں اس کو دکھائی نہیں دیا۔ اب اس بیچاری کے خط آتے ہیں کہ میں کیا کروں۔ ہماری بہت محبت تھی۔ بچے ہیں۔ بچوں سے بھی بڑا پیار تھا لیکن وہ مجھ سے متنفر ہو کر بھاگ گیا ہے تو شادی بیاہ سے پہلے خاص احتیاط کے ساتھ اپنی بعض ایسی کمزوریوں کو پیش کرنا جن کے متعلق یہ خیال ہو کہ اگر براہِ راست علم ہو تو سخت نقصان پہنچے گا۔ یہ تقویٰ کے خلاف نہیں بلکہ تقویٰ کے عین مطابق ہے لیکن اگر خدا نے پردے ڈھانکے ہوں۔ کوئی بدیاں ہیں جو چھپی ہوئی ہیں۔ غیروں کے سامنے نہیں ہیں تو ان کی تشہیر کرنا تو پرلے درجے کی حماقت بلکہ خودکشی ہے اور یہ بیماری بعض موقع پر انفرادی نقصان پہنچاتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں ایسی باتیں بے وجہ کھولنا جو ماضی کا حصہ بن چکیں۔ دفن ہو گئیں۔ یہ نیکی نہیں بلکہ بے وقوفی ہے لیکن بعض دفعہ یہی چیزیں معاشرہ میں عام گند بن کر پھیل جاتی ہیں۔ اور غالباً یہی بڑی حکمت ہے جس کے پیشِ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مجاہر کو نہایت ہی ظالم اور گنہگار قرار دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی بدیوں سے شرم نہیں کرتا وہی ہے جو باہر بیٹھ کر یہ باتیں کرتا ہے اور بظاہر سچ بول رہا ہے لیکن ایسا سچ ہے جو خدا کے نزدیک جھوٹ سے بھی بدتر ہے۔ اس میں دو گناہ ہیں۔ ایک یہ گناہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ستاری کے پردے کو خود اپنے ہاتھوں سے چاک کر رہا ہے اور دوسرا گناہ یہ ہے کہ ایسی باتوں سے معاشرہ گندا ہوتا ہے۔ وہ نوجوان جن کی مجالس میں یہ باتیں ہوں کہ رات ہم نے یہ گناہ کیا۔ رات یہ بدمعاشیاں کیں۔ فلاں جگہ ہم نے یوں کیا۔ وہ بے حیائی کے اور خدا کی ستاری کا پردہ چاک کرنے کے مرتکب تو ہیں ہی لیکن وہ نسبتاً کم گنہگار جو اُن کی مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں، اُن کے دلوں میں گناہوں کے ولولے بھر دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بڑے جوش پیدا ہوتے ہیں۔ بڑی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ اچھا ہم بھی یہی کر کے دیکھیں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو دین عطا ہوا ہے نہایت ہی متوازن ہے اور اس کی ایک ایک بات میں بڑی گہری حکمت ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو دین عطا ہوا ہے نہایت ہی متوازن ہے اور اس کی ایک ایک بات میں بڑی گہری حکمت ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بڑا احسان فرمایا جب ایک طرف قولِ سدید کا حکم دیا اور دوسری طرف مجاہر کے مضمون کو خوب کھول کر سامنے پیش کر دیا کہ دیکھو مجاہر نہ بننا۔ اس سے تم بھی گنہگار ہو گے، خدا کے ناشکرے بنو گے اور سوسائٹی میں فحشاء پھیلا دو گے۔

میں نے اس مضمون پر غور کیا تو مجھے ایک بات کی سمجھ آئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دل سے بے حد محبت کے درود نکلے کہ ان کی قربانی ہمیشہ کے لئے (۔) کتنے کام آئی ہے۔ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض حقوق قائم فرمائے ہیں۔ ان میں ایک حق ہر شخص کے اپنے نفس کا حق ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی کو حق نہیں ہے کہ اس پر الزام لگائے اور اگر وہ الزام لگاتا ہے تو اس کا ہرگز فرض نہیں ہے کہ اس کا وہ انکار بھی کرے۔ چنانچہ اگر کوئی کسی شخص پر الزام لگاتا ہے کہ اُس نے زنا کیا۔ اُس نے یہ گند کیا۔ اُس نے وہ گند کیا تو اگر وہ گواہ پیش کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے تو معاملے کی چھان بین ہو گی۔ ورنہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے یعنی بظاہر سچ بھی بولا ہو تب بھی خدا کے اس قانون کی رُو سے وہ جھوٹا نکلتا ہے اور جس پر الزام لگایا گیا ہے اس کو (۔) کوئی عدالت مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ انکار ہی کرے۔ اس کے نتیجہ میں خدا نے ستاری کا ایک عجیب پردہ ڈال دیا ہے۔ (۔) کمزوروں پر یہ ستاری کا عظیم الشان پردہ ہے کہ گناہوں سے، جو لیکن اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہوں تو جب تک وہ گناہ اچھل کر منظرِ عام پر نہیں آتے۔ خدا کی ستاری کا پردہ پھاڑ کر باہر نہیں آتے اس وقت تک کسی کو حق نہیں ہے کہ خدا کی ستاری کا پردہ پھاڑ کر جھانک کر تمہارے اندر دیکھے۔ صرف عورت کو حق ہے اور صرف مرد کو حق ہے جو میاں بیوی ہوں۔ ان کے لئے یہ فرض نہیں ہے کہ وہ گواہ اکٹھے کرتے پھریں۔ ان کو خدا نے حق دیا ہے۔ اگر عورت مرد کو گنہگار سمجھتی ہے تو لعان کر سکتی ہے یعنی چار دفعہ قسمیں کھا کر وہ کہہ سکتی ہے کہ میرا خاوند اس گند میں ملوث ہے اور اگر وہ چار دفعہ قسمیں کھا کر انکار نہیں کرتا تو اس پر جرم کی سزا عائد ہو جائے گی۔ یہی حال عورت کا ہو گا اگر مرد اُس پر یہ الزام لگائے تو میاں بیوی کے درمیان ایک استثناء رکھا گیا ہے جس میں اپنی ذات میں بہت گہری حکمتیں ہیں اور یہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مجاہر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے قطعی ہدایت ہے کہ کسی کو حق نہیں کہ عام سوسائٹی میں اپنی بدیوں کو خود اچھالے۔ پس عام حالات میں جہاں اچھالنے کا حق نہیں ہوتا وہاں لوگ اچھالتے ہیں اور مجاہر بن جاتے ہیں لیکن جہاں اپنے فائدے مقصود ہوں وہاں اپنی ایسی بدیوں پر پردے ڈالتے ہیں جن پر پردہ ڈالنا گناہ ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں غلط سودے ہو سکتے ہیں۔ پس موقع محل کے مطابق کیسی پاکیزہ سچی تعلیم ہے اور ہر موقع کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے تو جھوٹ سے پرہیز لازم ہے لیکن جھوٹ کی اس تعریف کو پیشِ نظر رکھیں جو قرآن کریم کے نزدیک جھوٹ ہے، وہی جھوٹ کہلائے گا اور جس باریکی سے قرآن کریم نے جھوٹ کی وضاحت فرمائی ہے، مستند روایات میں جھوٹ کی تعریف فرمائی ہے اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جھوٹ سے کلیۃً پرہیز کرنا توحیدِ کامل سے تعلق جوڑنے کی اہلیت عطا کرتا ہے۔

توحید کی طرف سفر کریں

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر وہ احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچے یا تحریر پہنچے کہ وہ روزمرہ کی عادت بنا لے۔ جب بھی اس پر کوئی حملہ ہو یعنی اس کے کردار پر اس کی ذات پر، اُس کی نیتوں پر اس کے کسی جرم کی نشاندہی کی جا رہی ہو تو اچانک خودبخود جو ردِعمل ہوتا ہے بات کرنے سے پہلے اس کا جائزہ لے لیا کرے۔ بات کرنے سے پہلے ذرا ٹھہر جایا کرے اور اپنے نفس کا جائزہ لے کر دیکھے تو سہی کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ اکثر اوقات آپ اس کو بہانہ تلاش کرتے ہوئے موقع پر پکڑ لیں گے جس طرح کوئی رنگے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے۔ آپ کا نفس فوراً آپ کے سامنے آجائے گا کہ اوہو ہو! میں تو یہ سب جھوٹی باتیں بیان کر رہا تھا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو وہ جھوٹ بن کر باہر آجائے گا اور پھر آپ کے لئے مُعذر نہیں ہو گی۔ بعض دفعہ ایک جھوٹ بولا جاتا ہے تو پھر دو بولے جاتے ہیں۔ پھر تین بولے جاتے ہیں۔ پھر چار بولے جاتے ہیں۔ جھوٹوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ بالارادہ یہ کوشش کہ جھوٹ کی جو مخفی پناہ گاہیں ہیں وہاں بھی میں جھوٹ کو پناہ نہیں لینے دوں گا۔ اپنے نفس کے اندر بھی جو وساوس کی صورت میں جھوٹ پلتا ہے یا بہانوں کی صورت میں جھوٹ پلتا ہے میں اس کو اپنی نگاہ میں ننگا کر دوں گا۔ ضروری نہیں کہ آپ اس کو اچھال کر باہر لوگوں کے سامنے لائیں۔ اپنے سامنے اس کو اچھالا کریں۔ گہری نظر سے اس کا مطالعہ کریں تو پھر آپ وہ سفر شروع کر دیں گے جو توحید کی طرف سفر ہے۔ جو تبتل کا سفر ہے اور اس ضمن میں کچھ اور احادیث نبویہ ہیں۔ کچھ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اقتباسات ہیں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ (آئندہ) پیش کروں گا کیونکہ یہ مضمون ایسا ہے کہ جس کا انسانی سوسائٹی سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ وہ بت ہے جو انسان اگر توڑے بھی تو پھر نئے بنا لیتا ہے۔ یہ جھوٹ کے ایسے بُت ہیں کہ ہر انسان کے اندر ان کے کارخانے لگے ہوئے ہیں۔ روز کی زندگی میں انسان ضرور ایسے حالات سے گزرتا ہے جبکہ وہ اپنے نفس میں جھانکے تو وہ پکڑا جائے گا کہ وہ کوئی جھوٹ کے بت تراش رہا تھا۔ عام تعلقات کے معاملہ میں کسی کو دیکھا تو کہہ دیا کہ میں آپ ہی کی طرف جا رہا تھا۔ مجھے آپ ہی کا خیال آ رہا تھا۔ جھوٹی جھوٹی باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں ۔ مہمان نوازی کے تقاضے پورے ہو رہے ہیں تو غلط بات پیش کر کے اپنا اچھا اثر جمانے کی کوشش کرنا جبکہ دل کہہ رہا ہو کہ یہ تو مصیبت بنا ہوا ہے اور زبان کہہ رہی ہو کہ شوق سے آپ نوش فرمائیں ۔ آپ ہی کی چیز ہے ۔ یہ روزمرّہ کے جھوٹ ہیں ۔ میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ عام گھروں میں ۔ عام ذہنوں میں ۔ عام روزمرّہ کے حالات میں یہ جھوٹ پلتے ہیں اور یہ بُت گھڑے جاتے ہیں ۔ اور دکھائی نہیں دے رہے ہوتے ۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک دعوت کے موقع پر کسی کے ہاں گلاب جامن بہت اچھے بنے ہوئے تھے تو کسی عورت نے کہا بہت اچھے گلاب جامن ہیں ۔ میں نے چھ کھائے ہیں بہت مزیدار تھے تو میزبان نے کہا : شوق سے اور کھائیں ۔ آپ نے کھائے تو بارہ ۱۲ ہیں مگر گنتا کون ہے وہ دونوں جھوٹ بول رہے تھے ۔ اس کا شوق سے کھانا کہنا ہی جھوٹ ہے کیونکہ جو گن رہا ہے کہ میرے مہمان نے بارہ گلاب جامن کھالئے ہیں اُس کا دل تو ہر گلاب جامن پر کُڑھ رہا تھا اور جس نے تعریف کرتے ہوئے اپنے زیادہ کھانے پر پردہ ڈالا اس نے بھی جھوٹ بولا ۔ یہ ایک لطیفہ ہے لیکن یہ لطیفہ دونوں طرف جھوٹ کے گند رکھتا ہے اور ہماری روزمرّہ کی زندگی میں یہ عام باتیں ہیں ۔ اس کی اتنی مثالیں ہیں کہ اگر اس کی مثالیں بیان کرنی شروع کی جائیں تو روزمرّہ کے ایک دن کے حالات جو انسان کے سامنے آتے ہیں اس پر گھنٹوں کی بحث ہو سکتی ہے مگر میں نے آپ کو مثال دی ہے ۔ جھوٹ کے بہت لطیف اور باریک بہانے آپ کا دل گھڑتا رہتا ہے اور ابتدائی حالت میں یہ دکھائی نہیں دیتے مگر ایک دفعہ بن جائیں تو پرورش پاتے ہیں اور پرورش پا کر پھر باہر بھی نکلتے ہیں اور بڑی بھیانک شکل میں باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرہ کو جھوٹ سے کلیتہً پاک کر دے کیونکہ جھوٹ کو چھوڑے بغیر نہ ہم مؤحّد بن سکتے ہیں نہ دُنیا کو توحید عطا کر سکتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آج دُنیا کی نجات صرف اور صرف توحید سے وابستہ ہے ۔ پس حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جن الفاظ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا انہی الفاظ میں میں (بھی) رُوحانی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں (کہ) اے (حضرت بانیٔ سلسلہ) کے رُوحانی ابنائے فارس ! توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو ۔ توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو ۔ اسی میں سب دُنیا کی اور اسی میں ہماری نجات ہے ۔"

الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۹۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ شائع ہوا ۔ اس میں ہجری شمسی تاریخ ۱۴ ظہور ۱۳۷۱ ہش ہے ۔ احباب تصحیح فرمالیں ۔ (ادارہ)

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

یُنَوِّرُ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَجْهَ خَلَائِقٍ
وَلٰکِنْ جَنَانِیْ مِنْ سَنَاكَ یُنَوَّرُ

سورج کی روشنی تو مخلوق کے چہرے کو منوّر کرتی ہے ۔ لیکن میرا دل تیرے نور سے منوّر ہوتا ہے ۔

تُحِیْطُ بِکُنْهِ الْکَائِنَاتِ وَسِرِّهَا
وَتَعْلَمُ مَا هُوَ مُسْتَبَانٌ وَّ مُضْمَرُ

تو کائنات کی کُنہ اور بھیدوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ اور جو ظاہر ہے اور جو (دل میں) پوشیدہ ہے تو اسے خوب جانتا ہے ۔

وَنَحْنُ عِبَادُكَ یَا اِلٰهِیْ وَمَلْجَاِیْ
نَخِرُّ اَمَامَكَ خَشْیَةً وَّ تَکَبُّرُ

اور اے میرے معبود اور میری پناہ ! ہم تیرے بندے ہیں ۔ ہم خشیت سے تیرے آگے ہی گرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں سراسر خدا تعالیٰ ہی کی طرف توجہ کا ذکر فرماتے ہیں جہاں تک دنیاوی امور کا تعلق ہے حضور فرماتے ہیں کہ ان کے لئے تو مخلوق سورج سے روشنی حاصل کرتی ہے اور اپنے آپ کو روشن بناتی ہے لیکن میرا معاملہ ان سے مختلف ہے ۔ اس لئے کہ میرا دل تو تیرے نُور سے حقیقی روشنی پاتا ہے ۔ ہر وہ شخص جس نے اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا کر لیا ہو اس کے دل اور اس کی رُوح کی روشنی اللہ تعالیٰ ہی کا نُور ہوتا ہے اگرچہ وہ بھی سورج کی روشنی سے مستفید ہوتا ہے لیکن اس کی زندگی کی ساری روشنی خدا تعالیٰ کے چہرے کے نُور سے منور ہوتی ہے ۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کون و مکان کی باریک در باریک باتوں اور رازوں کو مکمّل طور پر جانتا ہے اور ان پر ہر قسم کی قدرت رکھتا ہے گویا اس نے تمام چیزوں کو اپنے دائرہ کار میں لیا ہوا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ چاہے وہ چیز ظاہرہ طور پر سامنے آئے یا دل کے خیالات کی طرح سینے میں پوشیدہ ہو ۔ ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی ذات جانتی ہے اس کے پس منظر کو بھی اور اس کے پیش منظر کو بھی ۔ اس کے عوامل کو بھی اور اس کے عواقب کو بھی ۔ اور حضور خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے وہ ہستی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور وہ مجھے ہر تکلیف اور مصیبت سے بچاتی ہے جو حقیقی طور پر میری پناہ ہے اے وہ ہستی جو ہماری مشکلات کا حل پیدا کرتی ہے اور ہمیں دوسروں کے ظلم و جور سے بچاتی ہے ہم تیرے بندے ہیں اور ہم اس بات کی وجہ سے کہ ہم سے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جو تیری رضا اور منشاء کے خلاف ہو ہم تیرے ہی آگے جھکتے ہیں ۔ تو ہی سب سے بڑا ہے اور ہم عجز و انکسار کے راستے سے تیری طرف آتے ہیں اور تجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ تو اپنی بڑائی کے پیش نظر ہمارے عجز و انکسار کو قبول فرما ۔ گویا کہ حضور ان تینوں اشعار میں اللہ تعالیٰ کی ہستی سے مستفیض ہونے کی طرف ہماری توجہ مبذول فرماتے ہیں ۔ اگر ہم اسی کے نُور سے دیکھیں اور جو اس کی روشنی میں ہمیں نظر آئے اس پر عمل کریں تو یقیناً یہ بات ہمارے لئے ایک حسین پناہ گاہ کا کام دے سکتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی بڑائی کا اقرار کریں اور اپنی تمام حاجات اسی کے سامنے پیش کریں ۔ ہمارے لئے کوئی اور آستانہ نہ رہے جس پر جا کر ہمیں اپنی ضروریات پیش کرنے کی ضرورت پیش آئے ۔ ہم اسی ایک آستانے پر گرے رہیں ۔ یہیں سے سب کچھ حاصل کریں اور کبھی کسی صورت میں بھی یہاں سے اُٹھ کر نہ جائیں ۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی روشنی عطا فرمائے اور ہر چیز کو اسی روشنی میں دیکھنے کی توفیق بخشے تاکہ ہمارا راستہ روشن ہو اور ہم صرف اچھے اچھے کام ہی کریں ۔ اس بڑائی کرتے ہوئے عجز و انکسار کے ساتھ اپنی ہر حاجت اس کے سامنے پیش کریں ۔ اور وہ ہماری دادرسی بھی فرمائے اور پشت پناہی بھی کرے ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

میرے پیغام میں ہے امن و اماں کی تلقین
بات کرنے کی سکت میری زباں سے مت چھین
میرا ہر لمحہ ہے وقفِ رہِ مولا اے دوست
میری پابندی ہے آزادہ روی کی توہین

ابو الاقبال

دفتر سے خط و کتابت کرتے دفتی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۴ اکتوبر۔ گرمی اور سردی کی کیفیت معتدل ہوتی جا رہی ہے۔ دوپہر کو تیز دھوپ گرمی پیدا کر دیتی ہے۔ تاہم پنکھوں کا استعمال جاری ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے وزیراعظم کو مذاکرات کی پیشکش کی گئی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کو توقع ہے کہ وزیراعظم آئندہ صدر کا انتخاب لڑیں گے ایسی صورت حال ان کے لئے سود مند ثابت ہوگی۔ مبینہ طور پر انہوں نے حکومت کو پیغام بھیجا ہے کہ غیر سیاسی قوتوں کو آگے نہیں آنا چاہیئے۔

○ پاکستان نے سیلاب زدگان کے لئے اقوام متحدہ سے ہنگامی مالی امداد طلب کرلی ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر کی اپیل جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری بطروس غالی کو مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تباہ کن بارشوں اور سیلاب سے سینکڑوں افراد ہلاک اور ۶۰ لاکھ بے گھر ہوئے ہیں۔ ۷۰ ہزار مکانات تباہ ہوئے ہیں مجموعی نقصانات کا اندازہ ایک ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ جنرل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کل اپیل پر غور کرے گی حکومت پاکستان نے پہلے خود انحصاری پر عمل کرتے ہوئے اپیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

○ امریکی کھاد خریدنے کے لئے پاکستان نے امریکہ ہی کے ایک بنک سے ۵۰ کروڑ ڈالر کا قرضہ حاصل کیا ہے جس کی شرط یہ ہے کہ یہ صرف کھاد کی خریداری پر استعمال ہوگا۔ اس پر کروڑوں روپے سالانہ سود بھی ادا کیا جائے گا۔

○ سلامتی کونسل نے ایک تازہ فیصلے کے ذریعے عراق کے ایک ارب ڈالر کے منجمد اثاثوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس رقم کو عراق کو غیر مسلح کرنے کی کارروائیوں اور جنگی نقصانات کی تلافی پر خرچ کیا جائے گا۔ سلامتی کونسل کے یہ قرارداد ۱۴ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کی۔ چین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ تاہم قرارداد کے خلاف ووٹ بھی نہیں دیا۔

○ خلیج کے ممالک اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے بھارت کا تعاون حاصل کریں گے۔

○ منگلا ڈیم سے پانی کے اخراج کے بارے میں ذمہ داری کا تعین کرنے والی کمیٹی نے منگلا کے انجینئروں کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔

○ امریکی سینیٹ نے انکشاف کیا ہے کہ بی سی سی آئی نے ۲۶ مئی ۱۹۸۵ء کو چار کروڑ روپے کی رقم سابق صدر جنرل ضیاء الحق کو ادا کی تھی۔ اس بینک کے ذریعے بعض دیگر سیاستدانوں کو بھی رقوم دی گئیں۔

○ امریکہ میں جرائم کی رفتار تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے ڈاکہ زنی اور زیادتی کے واقعات میں ۶۰ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ ہم ملک کی ایسی تعمیر نو کریں گے جس پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔ وزیراعظم نے کہا کہ مصیبت عوام پر نہیں مجھ پر آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنی چاہیئے تاکہ اس قسم کی آزمائش میں آئندہ نہ پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ جس کونے سے بھی میرے ہم وطنوں نے مجھے پکارا میں ان کی خدمت کے لئے خود پہنچوں گا اور انہیں تباہ نہیں رہنے دوں گا۔

○ وزیراعظم نے کل ماڈل ٹاؤن لاہور میں سیلاب زدگان کی امداد کے ایک امدادی کیمپ کا بغیر اطلاع دیئے اچانک دورہ کیا۔ یہ کیمپ جمعیت المشائخ کی یوتھ فورس کے زیر اہتمام لگایا گیا ہے۔

○ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لیڈر مسٹر نیلسن منڈیلا گذشتہ روز پاکستان کے دورہ پر اسلام آباد پہنچے تو وزیراعظم نواز شریف نے ان کا استقبال کیا۔ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے مسٹر منڈیلا کو اعلیٰ ترین سول ایوارڈ "نشان پاکستان" عطا کیا۔

○ مقتول صدیق ملنگ کے گاؤں کرباٹھ کا پولیس کی بھاری نفری نے محاصرہ کر لیا اور ۱۵۰ افراد کو گرفتار کر لیا پولیس والوں نے صدیق ملنگ کے بھائی کو بھی گرفتار کر لیا۔ پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ملنگ کے قتل کے خلاف لاہور میں عورتوں کا زبردست مظاہرہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بھی اس واقعہ کا نوٹس لے چکے ہیں۔

○ امریکی صدارتی انتخاب میں راس پیرو کی دوبارہ شمولیت سے صدر بش اور ان کے حریف بل کلنٹن کو پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔

○ سارک ممالک میں جرائم کی سب سے زیادہ شرح میں اضافہ بھارت میں ہوا ہے۔

کاپی پیسٹر کی ضرورت

دفتر الفضل میں ایک کاپی پیسٹر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم ایف اے ہونی چاہیئے۔ خواہشمند فوری طور پر ملیں۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم شیخ وحید احمد صاحب آف اوکاڑہ کے دل کا بائی پاس اپریشن لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مورخہ ۷ اکتوبر کو ہو رہا ہے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے خون درکار ہے۔ جن دوستوں کا خون کا گروپ O نیگیٹو ہو اور وہ خون کا عطیہ دینا چاہتے ہوں وہ نیشنل الیکٹرونکس (شیخ ابرار احمد) لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور پر رابطہ کریں فون ۲۲۲۲۲۸/۲۵۷۳۰۹

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالرشید صاحب کارکن دفتر الفضل کا دل کا بائی پاس کا اپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں لاہور ۴ اکتوبر کو ہوا ہے۔

○ مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ عاطف امین صاحب ابن مکرم امین الرشید ہاشمی صاحب آف لاہور کی انگلیوں کا اپریشن ڈیفنس ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔

○ مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب زعیم انصاراللہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد آجکل الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جگر کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

الفضل کے ۳ اکتوبر کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۶ کے یادرفتگاں مضمون کا عنوان یوں پڑھا جائے "ہاجرہ بی بی صاحبہ"۔

فضل عمر ہسپتال میں خالی اسامیاں

"فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

نام اسامی	تعداد	گریڈ
ریڈیالوجسٹ	۱	۲۸۷۰-۲۱۵-۵۴۵۰
میٹرن	۱	۲۸۷۰-۲۱۵-۵۴۵۰
لیبارٹری ٹیکنیشن	۱	الاؤنس ۲۰۰ - ۱۱۳۰-۵۵-۲۲۳۰
اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	" ۲۰۰ - ۱۰۸۰-۵۰-۲۰۸۰
پلمبر	۱	۹۷۰-۳۰-۱۲۱۰/۴۰-۱۶۹۰/۵۰-۲۰۹۰
مددگار	۴	۸۸۰-۱۵-۱۰۰۰/۲۰-۱۲۴۰/۳۰-۱۴۸۰

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
روایتی زیورات
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۷۱۷
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۵۵۰/۶۴۴
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ـ ربوہ
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

علاج اور مشورہ کیلئے
قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے
RJ
الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت ......
بہتر تشخیص ـــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابلِ اعتماد ادارہ
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ: ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون ۲۵۳۵۲۶ ، ۸۵۲۶۵۹

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک
۸۴ ـ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن ـ لاہور
۲۰ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۳ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک
ہر جمعہ کے دن ناغہ ہو گا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

قدیمی ـ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ـ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ ـ فون نمبر: ۵۵۸

مفید اور مؤثر دوائیں
نور کاجل
آنکھوں کی تندرستی اور خوبصورتی کیلئے ۵/ روپے
نور ابٹنہ
چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۸/ روپے
نور آملہ
سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے ۱۰/ روپے
تابانی
ہربل باڈی لوشن: چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۱۰/ روپے
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ ـ فیصل آباد

کمرشل و رہائشی جائیداد
خریدنے کا سنہری موقع
ربوہ کا شہر کے سنٹر میں ریلوے روڈ پر نہایت قیمتی جائیداد موسوم (البدر مارکیٹ) جس میں دس مرلہ فرنٹ پر دو دکانیں تعمیر شدہ ہیں اور باقی ایک کنال کا قطعہ باقبضہ بغرض رہائش موجود ہے۔ پلازہ تعمیر کرنے کے لئے نہایت موزوں۔ بجلی اور سوئی گیس موجود ہے۔ اس جگہ کا پانی میٹھا ہے
چوہدری رشید احمد ۱۴/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ
فون ۶۲۹